قرآن پاک کا کپڑا یا مصلی دھو کر، اس کا پانی نالی میں پھینکنا

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3098

تاریخ اجراء: 23 ربیع الاوّل 1446ھ / 26 ستمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا قرآن پاک کا کپڑا یا مصلی دھو کر، اس کا پانی نالی میں پھینک سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قرآن پاک کا غلاف اور نماز کا مصلّی (جائے نماز) یقیناً قابلِ احترام چیزیں ہیں، لہٰذا ان کو دھونے میں یہ احتیاط کرنی چاہیے کہ ان کا پانی عام کپڑوں کی طرح نالیوں وغیرہ میں نہ جائے، بلکہ ادب یہ ہے کہ ان کو ایسے انداز میں دھویا جائے کہ دھونے کے بعد ان کے پانی کو کسی پاک جگہ جیسے دیواروں پر یا چھت وغیرہ پر گرادیا جائے، جیسا کہ فقہاء نے مسجد کی گھاس وغیرہ کو بھی بے ادبی کی جگہ پھینکنے سے منع کیا ہے۔ البتہ اگر کسی نے اِن چیزوں کو عام کپڑوں کی طرح ہی دھو دیا اور اس کا پانی نالی وغیرہ میں چلا گیا، تو وہ گنہگار نہیں ہو گا۔

در مختار میں ہے: ”ولا ترمی براية القلم المستعمل لاحترامه كحشيش المسجد وكناسته لا يلقى في موضع يخل بالتعظيم“ ترجمہ: استعمال شدہ قلم کے تراشے کو بھی اس کے احترام کے پیشِ نظر نہ پھینکا جائے، جیساکہ مسجد کی گھاس اور کوڑا ایسی جگہ پر نہ پھینکا جائے، جو تعظیم میں خلل انداز ہو۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد 1، صفحہ 178، دار الفکر، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: ”دیواروں پر کتابت سے علماء نے منع فرمایا ہے کمافی الھندیۃ وغیرھا (جیسا کہ فتاوی ہندیہ وغیرہ میں ہے) اس سے احتراز ہی اسلم ہے۔ اگر چھوٹ کر نہ بھی گریں تو بارش میں پانی ان پر گزر کر زمین پر آئے گا اور پامال ہو گا، غرض مفسدہ کا احتمال ہے اور مصلحت کچھ بھی نہیں لہذا اجتناب ہی چاہئے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 384، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net